کیا "المہند" میں ۲۶ سوالات علمائے حرمین کے ہیں؟

از : سعد حنفی

تحریک اصلاح عقائد

کیا ''المہند'' میں ۲۶ سوالات علمائے حرمین کے ہیں؟

جب اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے ان منافقین نجدیہ کو بے نقاب کیا اور علمائے حرمین طیبین تک کے علمائے کرام نے ان کا رد فرمایا تو حسام الحرمین کے نام سے وہ فتاویٰ ہندوستان میں شائع ہوئے اور ان فتاویٰ کے ساتھ ساتھ علمائے حرمین نے اپنی تقاریظ بھی تحریر فرمادی۔ حسام الحرمین منافقین نجدیہ کے منہ پر ایسا سخت طمانچہ تھا کہ آج بھی نجد سے دیوبند تک اسکی گونج سنائی دیتی ہے۔ حسام الحرمین کی اشاعت کے بعد ان منافقین دیوبند کے پاس کوئی جواب نہ بن پڑا حسام الحرمین جب شائع ہوئی وہ چاروں اکابرین دیوبند زندہ تھے کہ جن کی تکفیر ان کی کفریہ وگستاخانہ عبارات کی بناء پر کی گئی تھی۔ اعلیٰ حضرت اپنی شان وشوکت کے ساتھ حسام الحرمین کی اشاعت کے بعد ۱۵ سال گزارے لیکن کسی بھی وہابی دیوبندی مولوی کی ہمت نہ ہوئی کہ اس شیر کا مقابلہ کرے یا پھر کم از کم اپنی صفائی پیش کرے یا پھر علمائے حرمین کے سامنے اپنی صفائی کو بیان کرسکے۔ حسام الحرمین کو شائع ہوئے تقریبا ۱۵ سال ہوچکے تھے اب وہ سنیوں کا مجدد اس فانی دنیا کو الواع کہہ چکا تھا اس کے بعد تقریباً ۱۲ سال اور گزرے اسکے بعد ان منافقین نجدیہ نے چال چلی کہ اب تو ہمارے معاملات عوامی سطح پر ٹھنڈے ہوچکے ہیں تو ان لوگوں نے ایک بہت بڑا کھیل کھیلا جو المہند کے نام سے جانا گیا۔ اور یہ کتنا جھوٹ اور فساد پر مشتمل ہے اسکا تذکرہ ہم کرتے ہیں۔ سب سے پہلے دیکھئے جھوٹ ہوتا کیا ہے۔ ملاحظہ ہو پہلی عبارت۔ ''باتفاق رائے عقائد اہلسنت والجماعت (دیوبندی) کی توضیح وتشریح کیلئے چھبیس 26 سوالات مرتب کئے اور علماء دیوبند کے عقائد کی تحقیق وتوضیح کی غرض سے ان کو دیوبند روانہ کردیا'' (علماء دیوبند اور حسام الحرمین صفحہ 59) اسی کے ساتھ دوسری عبارت ملاحظہ کیجئے چنانچہ علماء حرمین نے اس سلسلہ میں چھبیس 26 سوالات مرتب کرکے علماء دیوبند کے پاس جواب کیلئے ارسال کئے ...... تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے...... ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہلسنۃ

والجماعت سے خلاف مشہور ہے'' (علماء دیوبند اور حسام الحرمین ص 67) اسکے بعد دوسرا دیوبندی مولوی اپنے کتاب میں عبارت لکھتا ہے'' ان علماء نے سوالات لکھ کر دیوبند میں بھیج دیئے کہ ہم ان سے خود پوچھ لیتے ہیں کہ تمہارا رعقیدہ کیا ہے''۔ (یادگار خطبات صفحہ ۴۸) اسی کے ساتھ ایک اور دیوبندی مولوی لکھتے ہیں'' مدینہ طیبہ کے ایک عالم نے مولانا خلیل احمد صاحب دیوبندی سہارنپوری سے چند سوالات کا جواب طلب کیا مولانا موصوف ان سوالات کا مفصل جواب لکھا'' (نجدی تحریک پر ایک نظر صفحہ ۵)

اب سب سے پہلے تو یہ سوال قائم ہوتا ہے کہ سوال پوچھنے والے علماء تھے یا ایک عالم۔ کہیں پر ایک عالم نے سوال پوچھے تو کہیں کوئی کہتا ہے کہ علماء نے سوالات مرتب کئے پتہ چلا کہ جب جھوٹ بولا جاتا ہے تو ایسے ہی زبان چار کروٹیں بدلتی ہیں۔ اب ہمارے کچھ سوالات ہیں جو دیوبندیوں کے بھانڈ مناظرین پر قرض ہیں ،(۱) ان تمام علماء حرمین شریفین کے نام کیا تھے جنہوں نے یہ سوالات مرتب کیے تھے ۔(۲) ان علماء حرمین شریفین کی کل تعداد کتنی تھی ؟ یہ بھی بتائیں (۳) وہ علماء حرمین شریفین عرب کے باشندے تھے یا کہ مہاجر؟ (۴) کیا وہ علماء تمہارے نزدیک معتبر و مستند ہیں؟ اور جو ان کے فتوے کے خلاف ہو اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ (۵) وہ علماء جنھوں نے سوالات کیے تھے وہ خود سنی تھے یا وہابی؟ اور محمد بن عبدالوہاب نجدی اور وہابی مذہب کے خلاف تھے یا حامی؟

قارئین کرام! آپ کو حیرت ہوگی کہ جب سے المهند منظر عام پر آئی ہے اس وقت سے آج تک علماء دیوبند اپنے دعوےٰ کے مطابق ان علماء حرمین شریفین کے نام نہیں بتا سکے۔ یہی وجہ ہے کبھی علماء دیوبند کہتے ہیں کہ بہت سارے علماء حرمین نے وہ سوالات مرتب کر کے بھیجے تو کبھی کہتے ہیں کہ مدینہ شریف کے ایک عالم نے وہ سوالات مرتب کیے۔

اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اگر دیوبندی اپنے دعوےٰ میں سچے ہیں تو علماء حرمین شریفین یا مدینہ شریف کے جس عالم نے یہ سوالات مرتب کیے تھے اس کا نام بتائیں، آخر وہ کون سی شخصیت تھی؟ لیکن آپ یقین

کیجیئے کہ علماء دیوبند کبھی بھی کسی کا نام وتعداد نہیں بتا سکتے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سوالات علماء حرمین شریفین نے نہیں بلکہ دیوبندی علماء نے خود تیار کیے اور انکو علماء حرمین شریفین کی طرف منسوب کیئے لہٰذا خود دیوبندیوں کے مولوی محمود الحسن دیوبندی بیان کرتے ہیں ''اسی زمانہ میں مولانا حسین احمد مدنی بھی وہیں تھے حجاز مقدس میں انھوں نے اٹھائیس (28) سوالات لکھ بھیجے سہارنپور حضرت خلیل احمد سہارنپوری کے پاس''۔(مسلک علماء دیوبند اور حب رسول صفحہ 46)

مندرجہ بالا خود دیوبندیوں کی عبارات انکے فریب کی پول کھولنے کیلئے کافی ہیں ایک تو یہ کہ اگر یہ سچے ہو تے تو انے نزدیک علمائے حرمین کی تعداد میں ایسی گڑبڑی نہیں ہوتی کوئی ایک عالم کہے کوئی علمائے حرمین کہے دوسری بات یہ کہ المہند کی اشاعت سے اب تک دیوبندیوں نے یہ واضح بیان نہیں جاری کیا کہ ان عربی علماء کے اسماء گرامی کیا تھے اور انکے عقائد کیا تھے؟ پھر اسکے بعد مصنف ''مسلک علماء دیوبند اور حب رسول'' نے یہ بھی واضح کر دیا کہ وہ سوال بھیجے کس نے تھے جیسا کہ مصنف نے خود ہی بیان کیا کہ ''اسی زمانہ میں مولانا حسین احمد مدنی بھی وہیں تھے حجاز مقدس میں انھوں نے اٹھائیس سوالات لکھ بھیجے سہارنپور حضرت خلیل احمد سہارنپوری کے پاس''۔ پتہ چلا کہ وہ سوالات خود انہیں کے گھر کے گڑھے ہوئے تھے نہ علمائے حرمین نے ان سے پوچھے تھے۔

ایک اور فریب انہیں کے گھر سے بے پردہ ہوا: لہٰذا غور طلب ہے کہ دیوبندی مولوی امین صفدر لکھتا ہے کہ ''اب یہ اختلاف کب چلا؟ ۱۳۲۶ھ میں ایک آدمی ہندوستان سے مکہ مکرمہ پہنچا، مدینہ منورہ گیا اور اس نے جا کر وہاں کے لوگوں کو بتایا کہ ہمارے ملک میں ایک مدرسہ ہے جس کا نام دارالعلوم دیوبند ہے ان کا عقیدہ ہے کہ نبی اقدس ﷺ اپنے روضہ اطہر میں حیات نہیں۔ مکہ اور مدینہ کے علماء نے جب یہ بات سنی تو انھوں نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا......ان علماء نے سوالات لکھ کر دیوبند بھیج دیے کہ ہم خود معلوم کر لیتے ہیں کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے''۔(یادگار خطبات) لہٰذا یہ دعویٰ بھی دیوبندی علماء کا جھوٹا

دعویٰ ہے دیوبندی حضرات قیامت کی صبح تک یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ علماء حرمین نے ازخود یہ سوالات پیش کیئے تھے۔ جبکہ ہم نے پہلے ہی انکے گھر سے یہ بات واضح بیان کردی ہے کہ خود انکا ایک مولوی خود ان سوالات کو گھڑ کر دیوبند بھیجا۔ اب یہاں ایک بات قابل غور یہ بھی ہے کہ جب علماء حرمین بقول خود دیوبندی مولوی امین صفدر کے خود پہلے دیوبندی علماء سے اس بات کی تصدیق کرنا چاہتے تھے تو حسام الحرمین میں ان علماء حرمین کی دستخط اور مہریں اور ساتھ تقاریظ آئیں کیسے؟ جب کہ حسام الحرمین کھلے عام طبع ہوئی اور پورے ملک میں پھیل گئی جب کہ المہند علی المفند کب لکھی گئی کب اسکا جواب دیا گیا خود دیوبندیوں کے یہاں اسکی کوئی دلیل نہیں ملتی بس من گڑھت باتوں سے ہی یہ اپنا دل بہلاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

جب علمائے حرمین یہ چاہتے تھے کہ ہم پہلے دیوبندیوں سے تصدیق کرلیں تب ہی اعلیٰ حضرت کی بات مانیں گے۔ تو حسام الحرمین شریف میں ان علماء حرمین کی دستخط ہونا دیوبندیوں کے اس جھوٹ کی پول کھولدیتا ہے اس لئے کہ اگر علمائے حرمین اعلیٰ حضرت کی بات ماننے سے انکار کردیتے تو وہ قطعی آپ کے ان سوالات کے جواب میں دیوبندی اکابرین کی تکفیر نہ کرتے جو آپ نے ان گستاخان رسول کی عبارات پر کیئے تھے۔

دوسری طرف بقول دیوبندیوں کے ''المہند'' کے نام سے جب سوالات کے جوابات دیوبندیوں نے علماء حرمین کو پیش کردیئے تو علماء حرمین کو چاہئے تھا کہ اعلیٰ حضرت کی بات کو نہ مانتے اور وہیں سے ان انکا رد فرماتے لیکن ایسا نہیں ہوا اور ہوتا بھی کیسے جب اکابرین دیوبند مرکر مٹی میں مل گئے تب تو المہند کی اشاعت ہوئی یہاں تک خود مصنف کا وجود میں بھی مٹی میں مل چکا تھا لہٰذا خود دیوبندیوں کی ایک کتاب سے اس بات کی دلیل ملتی ہے مولانا سخی داد خوستی ژوب دیوبندی لکھتا ہے ''المہند کو تحریر ستائیس سال بعد اور مولوی احمد رضا بریلوی کی وفات سے بارہ سال بعد طبع کرایا گیا اب سوال یہ ہے کہ حضرت مولانا

سہانپوری نے اپنی زندگی میں کیوں نہیں چھپوایا اور ستائیس سال مسودہ کس نے محفوظ رکھا ؟ اور کتاب تو مولوی احمد رضا خان بریلوی کے خلاف لکھی گئی تھی تو یہ اس کی زندگی میں چھپوانا چاہئے ۔ اسکی وفات سے بارہ سال بعد کیوں چھپوایا ؟ کیا ضرورت محسوس ہوئی ۔ معلوم ہوا کہ ایک خاص تعصبی نظریئے کے تحت اس میں ترمیم واضافہ کر کے چھپوایا ہے'' (حیات بعد الممات ص: ٦٠) معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کی یہ کتاب ''المہند'' ایک خاص تعصبی نظریئے کے تحت ترمیم واضافہ (یعنی ردوبدل) کے بعد چھپوائی گئی تھی لہٰذا اس کتاب کی تصدیقات وتقریظات کو صحیح اور معتبر نہیں مانا جاسکتا ہے بلکہ پوری کتاب ہی مشکوک ہے اور خود دیوبندی علماء کو اقرار ہے کہ اس میں جعلی کاروائی بھی کی گئی ہے۔

یہی دیوبندی مولوی سخی دادخوستی ''المہند'' کے بارے میں خود اقرار کرتے ہیں کہ ''اس کتاب (المہند) میں عرب علماء کے دستخط اور مہریں ہیں ان میں سے بعض کی تاریخ جو مہر میں درج ہے وہ ١٣٢٥ھ سے پہلے کی ہے معلوم ہوا کہ اس میں جعلی کاروائی ہوئی ہے''۔ (حیات بعد الممات ص: ٦١) خود دیوبندی مولوی کے اقرار سے پتہ چلا کہ بعض مہریں علماء عرب کی ایسی درج کی گئی ہیں جن میں ١٣٢٥ھ سے پہلے کی تاریخ ملتی ہے جبکہ دیوبندیوں کے مولوی امین صفدر کے قول کے مطابق ١٣٢٦ھ میں اعلیٰ حضرت نے علمائے حرمین سے علماء دیوبند کے بارے میں فتویٰ طلب کیا اور اگر حسام الحرمین کی طباعت کی تاریخ کو ملاحظہ کیا جائے تو ١٣٢٥ھ کی تاریخ ملتی ہے جبکہ اس کے برعکس دیوبندیوں کے جواب کی تاریخ میں عرب علماء کی دستخط ومہرین اعلیٰ حضرت کی حسام الحرمین سے پہلے اور بقول دیوبندی مولوی امین صفدر کے اعلیٰ حضرت کے سوالات بھیجنے سے پہلے کی ہیں اس سے یہ بھی واضح ہوگیا ہے کہ ان میں جو علماء عرب کی دستخط اور مہرین درج کی گئیں ہیں وہ سب جعلی ہیں ۔ اور ان منافقین نجدیہ نے پوری امت کو گمراہ کرنے کیلئے ایک بہت بڑا مکروفریب رچا ہے۔

تحریک اصلاح عقائد (سعد حنفی)